نماز جنازہ سے پہلے میت کیلئے دعا مانگنا

کسی مسلمان بھائی کی وفات کے موقع پر عموماً یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ میت کے پسماندگان کے پاس جب لوگ تعزیت اور دعا مغفرت کیلئے آتے ہیں تو پہلے یہ ضرور پوچھا جاتا ہے کہ ''میت کی نمازِ جنازہ ہو چکی ہے یا نہیں؟'' نماز جنازہ سے قبل دعا مانگنا شاید ممنوع سمجھا جاتا ہے اس لئے یہ سوال ہوتا ہے۔

زندہ و فوت شدہ کسی کیلئے دعا مانگنا کسی بھی وقت میں شریعت نے منع نہیں کیا۔

ارشاد خداوندی ہے

﴿دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے (البقرۃ : 186)

﴿تمھارا رب فرماتا ہے مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا (المؤمن : 60)

دعا عبادت کا مغز ہے (ترمذی) دعا عبادت ہے (ابوداود ، ترمذی ، نسائی ، ابن حبان) دعا مومن کا اسلحہ، دین کا ستون اور آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے (مستدرک حاکم ، مسند ابویعلی) دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے (ترمذی ، مستدرک حاکم ، صحیح ابن حبان) نازل شدہ اور آنے والی مصیبتیں دعاؤں سے دور ہوتی ہیں (ترمذی ، مستدرک حاکم ، طبرانی ، مسند بزار) اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب مسلمان اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے تو وہ جو مانگے اسے ملتا ہے رب ذوالجلال کو حیاء آتی ہے وہ سوالی کو نامراد یا خالی موڑ دے (مسند احمد ، ابودود ، ترمذی)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان جب اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کیلئے دعا کرتا ہے تو وہ قبول ہوتی ہے اس دعا کرنے والے کے پاس ایک نگران فرشتہ ہوتا ہے جب بھی آدمی اپنے بھائی کے حق میں دعا کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے کہ تجھے بھی ایسا ہی ملے (صحیح مسلم ، ابوداود)

دعا کی ضرورت ہر وقت ہر کسی کو ہوتی ہے اور زندہ سے زیادہ فوت شدگان کو

امام سیوطی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ

اسلاف میں یہ بات مشہور تھی کہ فوت شدگان کو دعاؤں کی ضرورت اور حاجت زندوں کے کھانے پینے سے بھی کہیں زیادہ ہوتی ہے (شرح الصدور)

دعا کی فضیلت اور اہمیت پر بہت کچھ بیان کیا جا سکتا ہے مگر چونکہ اس وقت مسئلہ یہ زیر بحث ہے کہ کیا نمازِ جنازہ سے پہلے میت کیلئے دعا مانگی جا سکتی ہے؟

منع نہ ہونا اس کے جواز کیلئے کافی ہے۔ مگر بحمدہ تعالیٰ اس پر بہت سے عملی دلائل بھی موجود ہیں۔

﴿۱﴾ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ (کی وفات کے وقت ان) کے پاس آئے درآں حالیکہ ان کی آنکھیں چڑھ گئی تھیں آپ ﷺ نے ان کی آنکھیں بند کر دیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا جب روح قبض کی جاتی ہے تو آنکھیں اس کو دیکھتی رہتی ہیں ان کے گھر والوں نے رونا شروع کر دیا آپ ﷺ نے فرمایا اپنے لیے صرف بھلائی کی دعا کرو کیونکہ ملائکہ تمھاری دعا پر آمین کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے دعا کی

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَلَہٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ اے اللہ تعالیٰ ابوسلمہ کی مغفرت فرما اور ہدایت یافتہ (جنتی) لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما اس کے پسماندگان کا والی بن جا اور ہماری اور اس کی مغفرت فرما اے رب العالمین! اس کی قبر کو وسیع اور روشن فرما. صحیح مسلم ، ۲ ، ۶۳۴ / ابوداود ، ۲ ، ۲۰۷ / مسند احمد / صحیح ابن حبان

﴿۲﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری کے جنازے میں ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے جب ہم قبر کے پاس پہنچے تو قبر ابھی تیار نہیں تھی تو آپ ﷺ (قبلہ رخ) ہو کر تشریف فرما ہوئے اور ہم بھی آپ کے پاس (اس طرح باادب ہو کر) بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے ہوں۔ آپ ﷺ کے دست پاک میں ایک چھڑی تھی جس سے آپ ﷺ زمین کرید رہے تھے آپ ﷺ کبھی آسمان کی طرف دیکھتے کبھی زمین کی طرف، آپ نے تین مرتبہ ایسے کیا پھر ارشاد فرمایا: عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو! پھر تین مرتبہ فرمایا'' اے اللہ تعالیٰ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں'' اور فرمایا! جب بندۂ مومن اس دنیا سے رخصت ہو کر آخرت کی طرف جانے لگتا ہے تو اس کے پاس آسمان سے فرشتے آتے ہیں۔ جن کے چہرے سورج کی طرح روشن ہوتے ہیں ان کے پاس جنت کا کفن اور اس کی خوشبو ہوتی ہے حدِّ نگاہ تک وہ آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر سب سے آخر میں ملک الموت آتے ہیں اور اس (میت) کے سر کے پاس بیٹھ کر کہتے ہیں۔ اے پاکیزہ، اے مطمئن روح! اپنے رب کی مغفرت اور خوشنودی کے پاس پہنچ۔ تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا پھر وہ (روح) اس طرح نکلتی ہے جیسے پانی کا قطرہ مشکیزے کے منہ سے ٹپکتا ہے اور فرشتہ (ملک الموت) اسے لے لیتا ہے۔ ایک دوسری روایت

میں کہ جب وہ روح نکل جاتی ہے تو زمین و آسمان کے درمیان ہر فرشتہ اس کے حق میں دعائے مغفرت کرتا ہے اور آسمان کے تمام فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے ہیں (یہ دعا کا عمل نماز جنازہ سے قبل اور انسان کی روح نکلنے کے فوراً بعد ہوتا ہے) اس کے استقبال کیلئے تمام دروازے کھل جاتے ہیں۔ تمام (آسمانی) دروازوں کے نگران اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے ہیں کہ اسے ہمارے پاس سے گزارا جائے جب ملک الموت لے لیتا ہے تو فرشتے آنکھ جھپکنے سے پہلے اس سے وصول کر لیتے ہیں اور پھر اسے جنتی کفن اور خوشبو میں رکھ لیتے ہیں۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

''ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اس کی جان نکال لیتے ہیں اور اپنی ذمہ داری میں ذرا کوتاہی نہیں کرتے''۔ الانعام ، ٦١

مستدرک حاکم / مسند احمد بن حنبل

﴿٣﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور مرحومہ کے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا اللہ آپ پر رحم کرے آپ میری ماں (حضرت آمنہ) کے بعد میری ماں تھیں میرے لباس اور کھانے پینے کا بہت خیال رکھتی تھیں خود فاقے میں رہ کر مجھے عمدہ اشیاء کھلاتی پلاتی تھیں یہ سارا حسن سلوک اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی بہتری کیلئے تھا۔ آپ ﷺ ان کے یہ اوصاف بیان فرماتے رہے جب غسل کا پانی تیار ہوگیا تو آپ ﷺ نے غسل کا حکم دیا پھر خود کافور لگایا اور اپنی قمیص عطا فرمائی اور فرمایا کہ یہ پہنا کر اوپر کفن لپیٹا جائے قبر کی تیاری کیلئے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور ایک حبشی غلام کو مقرر فرمایا لحد کی تیاری میں آپ ﷺ نے بھی معاونت فرمائی اور خود اپنے دست مبارک سے مٹی باہر نکالتے رہے جب لحد مکمل ہو گئی تو تاجدار کائنات ﷺ خود اس لحد کے اندر لیٹ گئے اور یہ دعا کی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اِغْفِرْ لِاُمِّیْ فاطمہ بنت اسد وَلَقِّنْھَا حُجَّتَھَا وَاَوْسِعْ عَلَیْھَا مَدْخَلَھَا بِحَقِّ نَبِیِّکَ وَالْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِیْ فَاِنَّکَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِین

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی اے اللہ تعالیٰ! اپنے نبی اور مجھ سے پہلے جو انبیاء ہوئے کے وسیلہ سے میری ماں فاطمہ بنت اسد کو بخش دے ان کو حجت القا فرما (قبر میں منکر نکیر کو جواب دینے کی توفیق عطا فرما) ان کی قبر کو وسیع کر بے شک تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

پھر آپ نے نمازِ جنازہ ادا فرمائی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو قبر میں اتارا آپ ﷺ نے لوگوں کو بتایا کہ یہ قمیص اس لیے پہنائی ہے تا کہ انہیں جنت کا لباس پہنایا جائے اور قبر میں اس لیے لیٹا ہوں ہیں تا کہ انکی قبر کی تنگی اور سختی دور ہو ۔ مجمع الزوائد ، ٩ . ١٤١ ، ١٥٣٩٩ / المعجم الاوسط

﴿٤﴾ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب ابوسلمہ (ان کے شوہر) کا انتقال ہوا اور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ابوسلمہ فوت ہوگئے ہیں تو آپ نے فرمایا ام سلمہ یوں دعا کر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَہٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْہُ عُقْبٰی حَسَنَۃً (اے اللہ تعالیٰ تو میری اور اس (ابوسلمہ) کی مغفرت فرما اور مجھے اس سے بہتر بدل عطا فرما) آپ کہتی ہیں کہ میں دعا میں یہ کلمات پڑھتی رہی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہتر بدل تاجدارِ کائنات ﷺ عطا فرما دیے (آپ ﷺ کی زوجیت میں آ گئیں)

مسلم ، ابوداود کتاب الجنائز

﴿٥﴾ حضرت ابن عباس رضی الله عنهما بیان کرتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جنازہ تخت پر رکھا گیا تو لوگ ان کے گرد جمع ہوگئے وہ ان کے حق میں دعا کرتے، ان کی تعریف کرتے اور میت اٹھائے جانے سے پہلے نمازِ جنازہ پڑھ رہے تھے۔ صحیح مسلم باب فضائل حضرت عمر رضی اللہ عنہ

﴿٦﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی تعریف کی نبی اکرم ﷺ فرمانے لگے واجب ہوگئی ، واجب ہوگئی ، واجب ہوگئی ، پھر ایک جنازہ گزرا لوگوں نے اس کے متعلق برے کلمات کہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا واجب ہوگئی ، واجب ہوگئی ، واجب ہوگئی ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا فداك ابی و امی ایک جنازہ گزرا اور اس کی تعریف کی گئی تو آپ نے فرمایا واجب ہوگئی ، واجب ہوگئی ، واجب ہوگئی ، ایک اور جنازہ گزرا اس کے متعلق برے کلمات کہے گئے تب بھی آپ نے فرمایا واجب ہوگئی ، واجب ہوگئی ، واجب ہوگئی ، اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے متعلق تم نے تعریفی کلمات کہے تھے اس کیلئے جنت واجب ہوگئی اور جس کیلئے تم نے برے کلمات کہے تھے اس کیلئے دوزخ واجب ہوگئی۔ تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔ بخاری ، مسلم کتاب الجنائز

﴿٧﴾ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی فوت ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ برا ہو لیکن لوگ اس کی اچھائی کی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بندوں کی گواہی اس (فوت ہونے والے) آدمی کے حق میں قبول کر لی ہے اس کے بارے میں جو مجھے معلوم تھا وہ میں نے بخش دیا

مسند بزار (کشف الاستار ١ / ٤٠٩)

مذکورہ دونوں روایات (۶، ۷) سے بات معلوم اور مترشّح ہوتی ہے کہ میت اور فوت شدہ کی محض تعریف اور تحسین اس کی بخشش و مغفرت کا سبب بن جاتی ہے تو دعا جو بہت سے اعمال سے افضل عمل ہے خصوصاً میت کیلئے ،جس کی واضح مثال نماز جنازہ ہے تو اس (میت) کیلئے قبل از نماز جنازہ دعا نہ کرنا مناسب نہیں ہے۔

اور فوت شدہ کی تعریف اور اس کے متعلق اچھے کلمات کا یہ عمل قبل از نماز جنازہ تھا اس کی وضاحت اس روایت سے ہو جاتی ہے

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی یہ عادت شریفہ تھی

اذا دعی لجنازة سأل عنها فان اثنی علیها خیر قال فصلی علیها وان اثنی علیها غیر ذلک قال لاهلها شأنکم بها ولم یصل علیها

جب آپ ﷺ کو کسی جنازے کیلئے بلایا جاتا تو آپ ﷺ اس (میت) کے متعلق دریافت فرماتے۔ اگر اس کی تعریف کی جاتی تو آپ ﷺ کھڑے ہو کر نمازِ جنازہ پڑھا دیتے اور اگر اس کے علاوہ اس (میت) کے متعلق کوئی اور بات ہوتی (لوگ میت کی برائی بیان کرتے) تو آپ ارشاد فرماتے تم جانو تمھارا کام، اور اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھاتے تھے۔

مسند احمد جزء ۴۲ صفحہ ۵۴

امام سیوطی نے سنن نسائی کے حاشیہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ والی روایت کے تحت نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ جس فوت شدہ کے متعلق لوگ برے کلمات کہتے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے دوسرے کی پڑھتے۔

فقہا اسلام فرماتے ہیں

کہ جب آدمی کی جان نکل جائے تو اس کے جبڑے باندھ دیے جائیں آنکھیں بند کر دی جائیں اور آنکھیں بند کرنے والا یہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اور یہ دعا مانگے اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ عَلَیْهِ اَمْرَهٗ وَسَهِّلْ عَلَیْهِ مَا بَعْدَهٗ وَاَسْعِدْهُ بِلِقَائِکَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَیْهِ خَیْرًا مِمَّا خَرَجَ عَنْهُ

(ترجمہ) اے اللہ تعالیٰ! تو اس میت کے (کفن دفن کے) معاملات اور قبر کے سوال و جواب آسان فرما اسے اپنا دیدار عطا فرما اور اس جہان کی نسبت اس کا اگلا جہان بہتر فرما۔

اللباب فی شرح الکتاب ، ۱ . ۵۴ / مراقی الفلاح ، ۱ ، ۲۲۴ / فقه العبادات حنفی ، ۱ ، ۱۲۳

جو لوگ بھی میت کے پاس ہوں وہ یہ دعا کریں۔

اے اللہ تعالیٰ فلاں شخص (فوت شدہ کا نام لیں) کو بخش دے اور ہدایت یافتہ (جنتی) لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما اس کے پسماندگان کا والی بن جا اور ہماری اور اس کی مغفرت فرما۔ اے رب العالمین! اس کی قبر کو وسیع اور روشن فرما ۔ اور میت کا ہر گھر والا یہ کہے اے اللہ تعالیٰ میری اور اس (فوت شدہ) کی مغفرت فرما اور مجھے اس کا اچھا بدل عطا فرما۔

حصن حصین

عرض کرنا یہ مقصود ہے کہ میت کیلئے دعا قبل از نماز جنازہ نہ یہ کہ صرف ممنوع نہیں بلکہ اس کے کرنے پر عملی دلائل موجود ہیں اور یہ فوت شدہ مسلمان بھائی کے ساتھ بھلائی اور تعاون ہے جس کی اسے اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا یہی گزارش ہے کہ اس عمل کو بھرپور انداز میں فروغ دیا جائے۔

حافظ صفدر مجید قادری